چلے جا رہے ہیں، منزل سے بے خبر رہ کر خود ہم نے اپنے ہونے والے جانشینوں کو بھی اُس سے دُور پھونک دیا ہے۔

اب بھی اگر ہم اپنے اخلاق و کردار کو اسلامی بنالیں اور اپنے خالق پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے اسلاف کے کارناموں پر کچھ بھی اضافہ کرنا چاہیں، اور خلوص و تن دہی سے آج کے علوم کو بخوبی اپنالیں اور ان سے اپنی اغراض کے حصول کی بجائے اپنے لوگوں، اپنے ملک اور اپنے دوستوں کی بہبودی اور خدمت کے لئے اپنی جد و جہد کو صرف کریں تو یقیناً ہم ترقی کی شاہراہ پر آج بھی گامزن ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا ایمان اور ہمارا دین کسی حال میں بھی خود غرضی، استحصال، چور بازاری اور عیش و تنعم کی اجازت نہیں دیتا، اور جب تک ہم ان سے باز نہیں رہتے، ہمارے اچھے اعمال اور ہماری عبادت و ریاضت کسی کام نہیں آسکتی۔

~~~~~~~

بحمداللہ سالِ رواں کے آغاز سے ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کا ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ادارہ اپنی خدمات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی سعی میں پہلے سے زیادہ سرگرم عمل ہے، چاروں دینی، علمی اور تحقیقی مجلے باقاعدگی کے ساتھ قارئین کرام تک پہنچ رہے ہیں، اور ذراسی تاخیر پر تقاضے کے خطوط ہر طرف سے موصول ہونے لگتے ہیں۔

ادارے کا سہ ماہی رسالہ "اسلامک اسٹڈیز" وقت کی پابندی کے ساتھ اپنی معیاری روایت کو قائم رکھتے ہوئے اشاعت پذیر ہے، اب یہ رسالہ ادارے کے مونو ٹائپ پریس، میں اپنی تحقیقی خصوصیات کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہو رہا ہے، واقعہ یہ ہے کہ پاکستان میں اس انگریزی سہ ماہی کی ایک خاص حیثیت ہے اور اس کے علمی مقالے اپنے موضوع کے لحاظ سے اہل علم کے لئے بڑی کشش رکھتے ہیں۔ امریکہ اور یورپ کی درس گاہوں نیز السنۂ شرقیہ کے مرکزوں میں اس کی مانگ برابر جاری ہے، اس کے سابقہ شماروں کی طلب اس قدر بڑھ گئی ہے کہ ان کے دوبارہ طبع کرانے کا مسئلہ درپیش ہے۔

عربی سہ ماہی رسالہ 'الدراسات الاسلامیۃ' اپنی نوعیت کا واحد معیاری مجلہ ہے، ممالک عربیہ کے علمی ادارے اس مجلہ کے تبادلے میں اپنے جرائد زیادہ سے زیادہ ارسال کرنے لگے ہیں، عرب، شام،
~~~~~~~

عراق، لبنان، مصر، لیبیا، سوڈان، مراکش اور نائیجیریا وغیرہ میں اس کے شمارے شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔ اُردو ماہنامہ 'فکر و نظر' نیز بنگلہ 'سندھان' بھی ہر ماہ اپنے اپنے حلقوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پہنچ رہے ہیں۔

ان رسائل کے علاوہ حسبِ ذیل تحقیقی منصوبوں پر ادارے کے محققین مواد فراہم کر رہے ہیں اور اپنے نتائج کو سپردِ قلم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

اسلام سے قبل سرزمین عرب کے اقتصادی و معاشرتی حالات کے تجزیہ میں تین چار حضرات کی مساعی شامل ہیں، قدیم عرب قبائل کی تجارتی سرگرمیوں اور ان کے صنعتی کارناموں پر چند مقالات تحریر کئے جا چکے ہیں، اور ان کے انتظامی اور عدل گستری کے حقائق کی چھان بین جاری ہے۔

اٹھارہویں صدی کے آغاز سے اصلاحی تحریکوں کا ظہور براعظم ایشیا و افریقہ کے مختلف اسلامی حلقوں میں رونما ہوا، ان اصلاحی تحریکوں کے خدوخال جُدا جُدا تھے، دو نامور محققین کی سرکردگی میں چند اہلِ علم کی وساطت سے ان تحریکوں کا ناقدانہ جائزہ لیا جا رہا ہے، اور علامہ ابن تیمیہؒ، شاہ ولی اللہؒ، سید جمال الدین افغانی، مفتی عبدہٗ مصری، شیخ سنوسی، سرسید احمد، مشرق و مغرب کی مسیحی اور فولانی تحریکات کے ساتھ ساتھ مختلف نامور ہستیوں کے افکار و اصلاحات علمی حیثیت سے معرضِ تحریر میں لائے جا رہے ہیں۔

اسلامی قوانین کے مآخذ و مصادر کی بحث و تحمیص میں قانون دان محققین کی ایک جماعت سرگرم عمل ہے، ان کا کام یہ بھی ہے کہ پاکستانی قوانین کا اسلامی قوانین سے مقابلہ کریں اور وزارتِ قانون سے منسلک مشاورتی کونسل کو اپنے نتائج سے آگاہ کریں۔

تعلیماتِ اسلام کے پیشِ نظر اقتصادی مسائل کی تحلیل و تجزیہ میں اسلام و اقتصادیات میں مہارت رکھنے والے اہلِ تحقیق سے مدد لی جا رہی ہے۔

ان علمی، تاریخی و مذہبی تحقیقات کے علاوہ ادارے کے چند حضرات قرونِ اولیٰ کے بعض نوادرات کی تحقیق و توضیح میں مصروف ہیں، چنانچہ قرآن پاک کی قدیم ترین تفسیر مشہور تابعی مقاتل کی روایتوں کے مجموعہ کی اشاعت کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس تفسیری مجموعہ کے نسخے کی تصویر استنبول کے کتب خانے سے حاصل کی گئی ہے۔

مشہور محدث امام طحاوی کی نادر تصنیف اختلاف الفقہاء کے اجزاء، امام شافعی کی مشہور تالیف کتاب الاُم اور دوسری قدیم کتابوں کے ساتھ مقابلے کے بعد بالاقساط ادارے کے عربی مجلّہ میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

دوسرے دو اُندلسی محدث و فقیہ ابو نصر داؤدی کی کتاب الاموال اور علامہ ابو الولید باجی کی تصنیف اصولِ فقہ میں نایاب کتابیں ہیں، ان کے عربی متون کے ساتھ انگریزی ترجمے اور تعلیقات زیرِ ترتیب ہیں۔

یہ کارنامے انگریزی، عربی نیز اُردو زبانوں کی مطبوعہ کتابوں کے علاوہ ہیں۔ اس طرح یہ ادارہ اسلامی تعلیمات کو علمی اور تحقیقی طور پر اہلِ علم حضرات میں خاص طور پر اور اُمتِ مسلمہ میں عام طور پر پیش کرنے کی سعی میں مصروف ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ نئے وزیرِ اعظم اور نئی جمہوری حکومت اس علمی ادارے کو جس کی داغ بیل سابقہ حکومتوں نے رکھی، مزید ترقی کے مواقع فراہم کرے گی، تاکہ اسلامی تعلیمات کو سارے ملک میں صحیح طور پر عام کیا جا سکے، اور ملتِ اسلامیہ کی صحیح ذہنی، عقلی و دینی تعلیم و تربیت برابر جاری رہے۔

وما علینا الا البلاغ۔